© rasailojaraid.com

میں تقسیم [illegible] گیا۔ آل انڈیا ریڈیو نے آزادی کا اعلان بندے ماترم اور پاکستان ریڈیو نے کلام اللہ کی تلاوت سے کیا۔ لیکن دن چڑھے دونوں طرف کی اقلیتوں کو آزادی کے نام پر قتل کیا جانے لگا، اٹھارہ مہینے کی لڑائیاں ۱۴ اور ۱۵ اگست کو یک طرفہ ہو کر شدید ہو گئیں، ہندوستان میں مسلمان گاجر مولی ہو گئے، پاکستان میں ہندو اور سکھ کٹنے لگے۔ اب فساد فرقہ وارانہ نہیں رہا، بلکہ اکثریت کے ہاتھوں اقلیت کا قتل عام ہو گیا۔ مرد بھاگ رہے تھے عورتیں مر رہی تھیں، لڑکیاں کھیلنے کی چیلیاں ہو گئیں، انہیں اس طرح ننگا کیا جا رہا تھا گویا چھلکا اتارا جا رہا ہے، نوجوان باداموں کی طرح توڑے جا رہے تھے۔ بوڑھوں کو سوکھی لکڑیوں کی طرح جلایا جا رہا اور ادھیڑوں کو آموں کی طرح دھنکایا جا رہا تھا

ہندوستان کی طرح پاکستان میں بھی لوٹ مار کا بازار گرم تھا صبح و شام آگ جلتی، گولیاں چلتیں، انسان مارے جاتے اور ادھر ادھر کے اسٹیشنوں پر گاڑیاں روک کر قتل عام کیا جاتا۔ مشرقی پنجاب سے ڈاکٹر کچلو کو بھی نکلنا پڑا، وہاں کسی جماعت کے لیے جگہ رہ گئی تھی تو صرف قادیانی کی، جن کے متعلق ایک نامور ہندو رہنما نے لکھا تھا کہ وہ دوسرے مسلمانوں کی بہ نسبت زیادہ سچے ہندوستانی ہیں کہ ان کا نبی عرب سے نہیں، ہندوستان سے ہے۔ سکھوں اور ہندوؤں کے بعض رہنماؤں کا خیال تھا کہ پاکستان اور ہندوستان میں جب کبھی اشتراک یا اہتمام کا ذریعہ آیا تو قادیانی جماعت ہی بہترین ذریعہ بن سکتی ہے کیونکہ ان کی وفاداری ایک تو عرب اسلام سے نہیں دوسرے انہیں دنیا کے مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں، یہ انہیں کافر سمجھتے ہیں، تیسرے وہ مدینہ سے کہیں زیادہ قادیان کے وفادار ہیں۔

پاکستان کے قیام کی خاطر جو کچھ خرابہ ہوا اور مسلمانوں کو جو قیمت ادا کرنی پڑی وہ غیر متوقع نہیں بلکہ متوقع تھی۔ قوموں کی زندگی انہی حادثوں سے [illegible] ہے، ایک کا خون دوسرے کے چہرہ کا غازہ ہوتا اور ایک کی ہڈیاں دوسرے کے سہرے کا پھول ہوتی ہیں۔ شاخیں کاٹنے ہی سے پھول کھلتے اور ٹہنیوں کا حسن نکھرتا ہے ـــ پاکستان بلاشبہ ہندوستان کے مسلمانوں کی ہر قومی قربانی کا نام تھا، نعرے ہمیشہ طربناک ہوتے ہیں، مطالبے خطرناک اور مجاہدے اندوہناک، پاکستان کے سفر کو عوام اگر گلگشت چمن سمجھے تھے تو یہ ان کا حسن ظن تھا جو قومی سیاست میں جذباتی نعروں کی وجہ سے عموماً پیدا ہو جاتا ہے، اگر سات آٹھ لاکھ مسلمانوں کی بے دریغ قربانی سے پاکستان میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہو جاتی تو کوئی قیمت نہ تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ رہنماؤں کے دعوے روز بروز دوشیزہ کی کمر [illegible] ہوتے گئے ہیں۔ روزنامہ آزاد میں لکھا تھا کہ اس تقسیم کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان میں مسلمان اور پاکستان میں اسلام نہیں رہے گا، ہندو ذہنیت کی کوشش ہوگی کہ ہندوستان کے مسلمان مرتد ہو جائیں، قتل ہو جائیں یا مفرور ہو جائیں، مسلمانوں کو پاکستان میں رفتہ رفتہ جن لوگوں سے واسطہ پڑے گا وہ اسلام کے عائد کردہ فرائض سے پہلو تہی کریں گے، وہ پاکستان میں اسلام کا ایک نیا تجربہ کریں گے، ان کی اندرونی کوشش ہوگی کہ پاکستان ایک سیکولر اسٹیٹ بن جائے جو امراء کے ہاتھ میں دست پناہ ہو لیکن یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ پاکستان اسلام کی ریاست بنے یا عوام کی ریاست ہو۔

بہرحال جو کچھ ہوا وہ ناگزیر تھا، دونوں قومیں برطانوی ہندوستان میں اپنے اختلافات کو اس حد تک لے گئی تھیں کہ ان میں متحدہ قومیت کے آثار کا پیدا ہونا ناممکن تھا۔ لیکن قومی سیاسی سوجھ بوجھ کی اصل بنیاد اخلاقی قدروں پر نہیں ہوتی اور ان میں عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے کے لیے مذہب کو صرف فائدہ اٹھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، لہٰذا مذہب کے نام پر جو کچھ ہوا، جو کچھ ہو رہا تھا وہ مذہب کے خلاف تھا۔ غنڈوں نے مذہب کو اپنی ترقی کا نام دے دیا تھا ـــ ان لوگوں نے ہندو دھرم، سکھ دھرم اور دین اسلام کے نام پر اتنے مظالم کیے [illegible] تھا، وہ ہندو، سکھ اور مسلمان سے بالاتر ہو کر انسان کی بات کرتے تھے لیکن حقیقتاً ان کے اندر سے اخلاق، مذہب اور انسانیت کا جنازہ اٹھ چکا تھا۔

۱۳ اگست کی رات بہرحال ختم ہو رہی تھی، اور یہ ۱۴ اگست کا سر آغاز۔ نصف شب بارہ بج کر ایک منٹ پر ریڈیو نے پاکستان بن جانے کا اعلان کیا۔ کلام اللہ پڑھا گیا، ظفر علی خاں کی نعت گوائی گئی، پھر ـــ غ

اے قائد اعظم تیرا احسان ہے ہم پہ

گایا گیا، ہم بڑا [illegible] آزادی کے لیے سالہا سال جیل میں رہے اور جن کا ایک ہی نصب العین تھا کہ اس ملک پر انگریزوں کا کوئی حق نہیں ہے، اس طرح چھپتے پھر رہے تھے جس طرح ایک بیوہ اپنے آنسوؤں کو بھائیوں کے خوف سے آنچلوں میں چھپاتی اور زندہ ہوتے ہوئے من کے جذبات دفن کر کے منی بھنی قبر ہو جاتی ہے۔

ابھی تو [illegible] کی دعا [illegible] صدا بلند ہو رہی تھی اللہ تبارک و تعالیٰ کا اعلان ہو رہا تھا ـــ میں نماز پڑھ کر [illegible] گیا، دوبارہ اٹھا تو ریڈیو بج رہا تھا [illegible] پاکستان لاہور سے قاری قرآن پاک کا ترجمہ سنا رہا تھا: ان کو مردہ مت کہو، جو اللہ کی راہ میں مارے گئے، وہ زندہ ہیں، لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں ہے (منقول از لوئے گل)

## رشوت کے کرشمے

رشوت سے گھر بھی بن گیا اور حج بھی کر لیا
سب کام غیب سے تہہ افلاک ہو گئے
بعد طواف غسل بھی زمزم سے کر لیا
دھوئے گئے ہم ایسے کہ بس پاک ہو گئے

© rasailojaraid.com